TADABUR-E-ULOOM-E-ISLAMIA RESEARCH JOURNAL (TUIRJ)
ISSN (Online): 2790-8879
ISSN (Print): 2790-8860
VOLUME 1 ISSUE 1 (JAN-JUNE 2023)

The problems faced by Water and their solutions in the Teachings of the Prophet ﷺ

پانی کو درپیش مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ میں ان کا حل

Abdur Rahman Akbar
M Phil Scholar, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim yar khan Campus
Email: Abdulrehmanakbar123456@gmail.com

Abstract

Water is a precious blessing from Allah Almighty, available everywhere in the world. However, its ubiquitous availability often leads to its misuse and waste. Water is an invaluable gift from God, essential for life on Earth. Despite its importance, we frequently take clean water for granted, and as a result, we are facing increasing scarcity and pollution of water resources globally. In Pakistan, the need for effective water management is critical. The country must implement appropriate measures to treat and conserve water, ensuring that this precious resource is used judiciously so future generations do not suffer. The value of clean water is profoundly felt by those who can only dream of accessing it. Many areas in Pakistan require people to travel miles to obtain clean drinking water. The transformative impact of water access provided by welfare organizations highlights how crucial clean water is for improving lives. This article on water-related challenges and their solutions in the teachings of the Prophet (peace be upon him) reminded me of the drought-stricken areas in Pakistan. Working with a welfare organization, I witnessed firsthand the desperate struggle for water. In these areas, the lack of clean water has a severe impact on both humans and animals, who often drink from the same contaminated sources. The daily journey for water is long and arduous, and those who make it suffer from hunger, thirst, and the harsh conditions of famine. This experience underscores the urgent need for sustainable water management and conservation efforts to bring hope and relief to affected communities.

Keywords: Problems faced, Water, Usefulness, Planet, Drought-Stricken areas, Welfare Organization

تمہید:

پانی اللہ تعالی کی وہ قیمتی نعمت ہے جس کا وجود پوری دنیا میں ہر جگہ موجود ہے۔ اسی وجہ سے پانی کا ہر جگہ میسر ہونا اس کی افادیت کو نظر انداز کر رہا ہے اور اسے غیر معقول طور پر ضائع کیا جارہا ہے ۔ پانی وہ انمول عطیہ خداوندی ہے جس کے بغیر کرہ ارض پر زندگی کا تصور بھی ناممکن ہے اور ہم اس نعمت پر جتنا بھی شکر بجالائیں کم ہے۔ ہماری روزمرہ زندگی میں صاف پانی کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں لیکن ہم نہ صرف صاف پانی سے دن بدن محرومی کی طرف جارہے ہیں بلکہ پانی کے ذخائر میں بھی تیزی سے کمی واقع ہو رہی ہے، جس کے ساتھ ساتھ آبی آلودگی ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔

پانی کی قلت کے پیش نظر ملکِ پاکستان پانی کہ علاج کے لیے مناسب اقدامات کا مطالبہ کرتا ہے، کہ اس قیمتی دولت (پانی) کو احتیاط سے استعمال کیا جائے تاکہ آنے والی نسلوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ یہ پانی ہی زندگی کے لئے مسکراہٹ ہے

اس کی قدر و منزلت کا اندازا ان لوگوں میں دیکھنے کو ملا کہ جن کی زندگیوں میں صاف پانی ایک مسکراتا خواب بن کر رہ جائے۔ پاکستان میں ایسے علاقے بھی موجود ہیں جن کو صاف پانی پینے کے لئے میلوں سفر طے کرنا پڑتا ہے، ان لوگوں کی مسکراہٹ کا تعلق پانی کے ساتھ وہ فلاحی ادارے ہی بیان کرسکتے ہیں جنہوں نے وہاں پانی کے وسائل فراہم کئے کہ کس طرح سے ان تھکے ہارے پانی کے مسافروں کو مسکراتی زندگی ملی۔ یہ مقالہ: پانی کو درپیش مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ میں ان کا حل "پڑھ کر پاکستان کے ان قحط زدہ علاقوں کی یاد تازہ ہوگئی کہ جس میں ایک فلاحی ادارے کے ساتھ ملکر ان پھولوں کا دیدار ہوا کہ جن پھولوں نے بغیر پانی کے مسکرانے کی کوشش لیکن پانی کی عدم موجودگی کی وجہ سے وہ پھول مرجھائے ہوئے چہروں سے امید بہاراں کی آس کا بیج دل میں بوئے ہوئے ہیں، جس میں مجھے صحیح اندازہ تھر کے ان لوگوں سے ہوا کہ جو لوگ دنیا کی ہر آسائش سے محروم ہیں اندازہ لگائیں جہاں سے ان کے جانور (کتے اور گدھے) پانی پیتے ہیں وہیں سے انسان پیتے اور پانی تک پہنچتے پہنچتے انکا آدھا دن گزر جاتا ہے پانی کی اصل قدر کا اندازہ بھی اِن لوگوں سے ہی کیا جاسکتا ہے، جن کو مسکراہٹ حاصل کرنے کے لئے میلوں لمبا سفر طے کرنا پڑتا ہے، جن کا سفر ہر دن پانی کے نام ہوتا، ایک عرصہ سے وہ لوگ بھوک پیاس سے بھلک بھلک کر پانی کی کمی سے قحط زدا ہو کے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔

پانی کے مسائل

پانی کا فطری طور پر ایک خاص رنگ و بو اور ذائقہ ہے، جب مضر صحت مادہ کی بعض اشیاء پانی کی اس فطری خواص کو بدل دیں تو یہ "آلودہ پانی" کہلاتا ہے۔ آبی آلودگی کے کئی اسباب ہوسکتے ہیں، مٹی، ریت اور کچرے کی وجہ سے قدرتی طور پر پانی آلودہ ہوتا ہے۔ اسی طرح انسانی کسب کے نتیجہ میں بھی آبی آلودگی پھیلتی ہے مثلا: صنعتی، حیواناتی اور انسانی فضلہ جات کو آبی گذرگاہوں اور نہروں میں پمپ کیا جاتا ہے، جو پانی کی آلودگی کا اہم سبب ہے۔ زرعی اور کیمیائی ادویات کیمکلز پانی کو آلودہ کرتے ہیں۔ سمندری آلودگی کا سبب خام تیل اور دیگر استعمال شدہ چیزوں کا سمندر میں پھینکنا سبب بنتا ہے۔ یہ تمام چیزیں ملکر پانی کی فطری خواص کو ختم کردیتی ہیں نتیجہ میں پانی صحت اور انسانی استعمال کیلئے بے حد مضر ہو جاتا ہے۔

یونیسکو کی ۲۰۱۷ء میں شائع کردہ رپورٹ کے مطابق صرف 2.5 فیصد پانی انسان کے لئے قابل استعمال ہے اور باقی 97.5 فیصد سمندر کی شکل میں نمکین اور ناقابل استعمال ہے۔ تقریبا ۷۰ فیصد صنعتی آلودہ مواد پانی میں پھینک دیا جاتا ہے اور آبی آلودگی کا ۸۰ فیصد گھریلو نکاسی آب کی وجہ سے ہے۔(1)

پانی کی قلت کے پیش نظر اقوام متحدہ اور ورلڈ بینک کا کہنا ہے کہ:

پانی کی قلت دنیا کی 40 فیصد آبادی کو متاثر کرتی ہے اور اقوام متحدہ اور ورلڈ بینک کی پیش گوئیوں کے مطابق سنہ 2030 تک خشک سالی 70 کروڑ افراد کو بے گھر ہونے کے خطرے میں ڈال سکتی ہے۔(2)

پانی کی ضرورت واہمیت

پانی انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے، نہ صرف انسان کی تخلیق میں پانی کا عمل دخل ہے بلکہ اس کی بقا بھی پانی کے بغیر ناممکن ہے، زمین کا حسن پانی کے ساتھ ہی ہے ورنہ زمین بنجر، کھیت کھلیاں اور باغات ویرانگی کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اگر یہ پانی کا نظام موجود نہ ہوتو کرہ ارض میں رونقین اور اسکی سرسبز وشادابی ممکن ہی نہیں۔ اللہ تعالی نے انسانی ضروریات کے پیش نظر پانی کے ذخائر پیدا کیے ہیں۔ "سائنس کے مطابق دنیا کا ۷۱ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہے اور زمین کی سطح کا ۲۹ فیصد زمین ہے"۔(3)

ایک تحقیق کے مطابق اس وقت پانی سمندر، گلیشیر، زیرزمین چشموں اور ندی نالوں کی شکل میں موجود ہے۔ ٪96 پانی سمندروں میں ہے جو کہ کھارا ہے، میٹھا پانی ٪2.5 ہے گلیشیر، زیرزمین ذخائر اور جھیلوں وغیرہ پر مشتمل ہے۔(4) پانی کے ذخائر انسانوں کی بدانتظامی اور غیر ضروری استعمال کی وجہ سے دن بدن کم ہوتے جارہے ہیں دیہاتوں سے شہروں کی طرف آبادی کے رخ اور پرتعیش طرز زندگی نے ان مسائل میں مزید اضافہ کیا ہے اور نہ صرف پانی کا غیر ضروری استعمال ہورہا ہے بلکہ پانی کو آلودہ بھی کیا جارہا ہے۔ گلوبل وارمنگ، موسمیاتی تبدیلی اور درختوں کے بے دریغ کٹائی کی وجہ سے گلیشیر تیزی سے کم ہورہے ہیں بارشیں وقت پر نہیں ہورہی ہیں سیلاب اور طوفانوں کی وجہ سے میٹھے پانی کا ضیاع ہورہا ہے۔ ماحولیاتی میدان میں پانی کی کمی اور اس کی آلودگی سے نمٹنا ایک چیلنج ہے۔

پانی کی اس اہمیت کے پیش نظر اسلام اپنے ماننے والوں کو پانی کے صحیح استعمال اور اس کی حفاظت پر زور دیتا ہے ایک مسلمان کو اپنے دینی فرائض کی ادائیگی کے لئے پانی کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے اور ایسا پانی جو رنگ و بو اور ذائقہ تینوں کے لحاظ سے صاف ہو یہی ضرورت مسلمان کو پانی کی حفاظت بچاؤ اور قدر پر مجبور کرتی ہے

اسی طرح انسانی صحت کے لیے پانی نہایت ضروری ہے۔ اس کے بہت سے اہم افعال ہیں جیسے کہ جسم سے فضلہ نکالنا، جسم کے درجہ حرارت کو منظم رکھنا اور دماغی افعال میں مدد کرنا وغیرہ۔ ہم روزمرہ درکار پانی کا 20 فیصد غذاؤں سے حاصل کرتے ہیں جبکہ باقی مقدار پینے کے پانی اور دیگر مشروبات سے حاصل کی جاتی ہے۔(5)

پانی کی عالمی سطح پر اہمیت:

عالمی سطح پر پانی کی ایک اور لحاظ سے بھی بڑی اہمیت حاصل ہے چونکہ پانی نقل وحمل اشیا کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے بلکہ وہ بھاری سامان جو زمینی اور ہوائی راستوں سے لانا اور لے جانا ممکن نہیں وہ آبی ذرائع سے ہی لایا اور لیجایا جاتا ہے۔اسی لیے اس وقت پوری دنیا گرم پانیوں کے حصول کے لیے طرح طرح کی پراکسیوں اور جنگوں میں مصروف ہے کیوں کے گرم پانیوں سے تجارت کو فروغ ملتا ہے جس سے زندگی کے ساتھ ساتھ معیشت بھی مسکراتی ہے۔

قرآن کریم میں پانی کی اہمیت

کائنات کی پیدائش سے قبل پانی موجود تھا، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ (6)

"اور وہ (اللہ) ایسا ہے کہ سب آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔"

آیت کی تشریح میں عبد الماجد دریا آبادی فرماتے ہیں:

اللہ تعالی کی حکومت اس عالم کے پیدائش سے پہلے اس عالم پر تھی جو اس سے پہلے موجود تھا یعنی "عالم اب پانی پر، قرآن کریم

نے دوسری جگہ جاندار مخلوق کا مادہ حیات پانی بتایا ہے۔(7)

آیت کی تشریح میں سید ابو اعلی مودودیؒ فرماتے ہیں:

وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ کہ خدا کی سلطنت پانی پر تھی۔(8)

پانی زندگی کا ذریعہ

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاء كُلَّ شَيْءٍ حَی أَفَلَا يُؤْمِنُونَ (9)

اور ہم نے پانی سے ہر جاندار چیز کو بنایا ہے کیا پھر بھی یہ لوگ ایمان نہیں لاتے۔"

ای خلقنا من الماء کل حیوان

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ (10)

جدید ماہرین علم الحیات کی تحقیق ہے کہ ہر جاندار کی تخلیق کا عنصر اصلی Protoplasm کا ہوتا ہے جس کا غالب

حصہ پانی ہوتا ہے۔ڈاکٹر ہارون یحیٰ لکھتے ہیں:

ہر جاندار پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا، جس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کے بغیر زندگی کا وجود تو کجا، تصور بھی ناممکن ہے

زندگی کے وجود کے لئے مائع پر مبنی ماحول پہلی بنیادی شرط ہے۔اس مقصد کی تکمیل کے لئے تمام مائعات میں سے موزوں ترین (پانی) کے بغیر کوئی اور نہیں۔(11) جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَاللَّهُ خَلَقَ كُل دَابَّةُ مِن مَّاء 12"

اور اللہ نے ہر چلنے والے جاندار کو پانی سے پیدا کیا ہے۔"

انسان کی پیدائش پانی ہی کے ذریعہ ہے

پانی کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کریم نے انسان کو متوجہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ آپ کا وجود بھی پانی کا مرہون منت ہے۔ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ[13]

اے لوگوں اگر تم دوبارہ زندہ ہونے سے شک میں ہو تو ہم نے تم کو مٹی بنایا، پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے پھر بوٹی ہے۔" اس آیت میں انسان کی پیدائش کا ذکر پہلے نطفہ سے، پھر خون سے کیا ہے، جس میں بیشتر حصہ پانی کا ہوتا ہے۔ ہر انسانی جسم کا ۷۰ فیصد حصہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہمارے جسمانی خلیات میں بھی پانی کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ہمارے رگوں میں دوڑتے پھرتے خون کا بھی بڑا حصہ پانی ہی ہے[14]۔ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا[15]

اور وہ ایسا ہے جس نے پانی سے آدمی پیدا کیا، پھر اس کو خاندان والا اور سسرال والا بنایا اور تیرا پروردگار بڑی قدرت والا ہے۔" اسی طرح ارشاد ربانی ہے: "کیا ہم نے تم کو ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا۔" اور اسی طرح فرمایا ہے: ایک اور جگہ فرمایا:

آیت کی تشریح میں علی بن احمد واحد فرماتے ہیں:

"الماء النطفه "پانی سے مراد نطفہ ہے"[16]

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ[17]

"پھر بنائی اس کی نسل نچڑے ہوئے بے قدر پانی سے۔" ایک اور ارشاد ہے: أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّآءٍ مَّهِينٍ[18]

خُلِقَ مِن مَّآءٍ دَافِقٍ[19]

"وہ ایک اچھلتی پانی سے پیدا کیا گیا۔"

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ ۖ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ ۔ فَأَنشَأْنَا لَكُم بِهِ جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ لَّكُمْ فِيهَا فَوَاكِهُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ[20]

اور ہم نے آسمان سے مقدار کے ساتھ پانی برسایا پھر ہم نے اس کو زمین میں ٹھہرایا، اور ہم اس کے معدوم کر دینے پر قادر ہیں، پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے باغ پیدا کئے کھجوروں کے اور انگوروں کے، تمہارے واسطے ان میں بکثرت میوے بھی ہیں اور ان میں سے

کھاتے بھی ہو۔

پانی کی ضرورت

انسان، حیوان اور نباتات کے وجود اور بقا پانی کے وجود پر ہے پانی نباتات کے افزائش کا ذریعہ ہے اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ[21]

اور وہ ایسا ہے جس آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا۔"

وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ[22] اور پانی میں جس کو اللہ تعالی نے آسمان سے برسایا پھر اس سے زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہوئے پیچھے اور ہر قسم کے حیوانات اس میں پھیلا دیئے۔"

ایک اور ارشاد ہے:

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاء اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ[23]

اور اے مخاطب تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے پھر اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی خوشنما نباتات اگاتی ہے۔"

اسی طرح ارشاد ہے:

وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا لِّنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا وَنُسْقِيَهُ مِمَّا خَلَقْنَا أَنْعَامًا وَأَنَاسِيَّ كَثِيرًا[24]

اور وہ ایسا ہے کہ اپنی باران رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کر دیتی ہیں اور ہم آسمان سے پانی برساتے ہیں جو پاک صاف کرنے کی چیز ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے مردہ زمین میں جان ڈال دیں اور اپنی مخلوقات میں سے بہت سے چارپائیوں اور

آدمیوں کو سیراب کریں۔"

پینے کا میٹھا ہونا اللہ تعالیٰ کا انعام ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ أَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ[25]

اچھا پھر یہ بتاؤ کہ جس پانی کو تم پیتے ہو، اس کو بادل سے تم برساتے ہو، یا ہم برسانے والے ہیں، اگر ہم چاہیں اس کو کڑوا کر ڈالیں تو تم شکر کیوں نہیں کرتے۔"

مختصر یہ کہ آپ کسی بھی سمت نظر اٹھائیں، آپ کو ہر طرف پانی کسی نہ کسی شکل میں ضرور ملے گا، حتی کہ اپنے بدن بازوں، ہاتھ، پیر، غرض پورے جسم کو اگر ہم دیکھیں تو پانی پر مشتمل ہے، ایک صحت مند انسان کے بدن میں چالیس سے پچاس لیٹر تک پانی موجود ہوتا ہے[26]

پانی کو درپیش مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ

پانی کا کثرت استعمال:

موجودہ دور میں صاف پانی کی قلت نے انسانوں کو بڑی مشکلات میں ڈال رکھا ہے، خصوصاً پاکستان کو یہ مسئلہ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کو درپیش ہونا شروع ہو گیا ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ پانی کا ضرورت سے زائد استعمال کرنا ہے۔

اسلام نے ہر ہر کام میں اسراف وفضول استعمال سے منع کیا۔ ساتھ ہی قرآن مجید میں متعدد مقامات پر وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ[27] کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کا مطلب ہے کہ کھاؤ، پیو اور "اسراف" نہ کرو۔ اسراف کا مطلب بالکل واضح ہے کہ زیادہ خرچ نہ کرو۔ اس جائزے سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ قرآن میں پانی کے متعلق کیسے کیسے احکامات ہیں۔

اگر ہم صرف سیرت النبی ﷺ پر اور وہ اصول جو اسلام نے ہمیں دیئے ہیں ان پر عمل پیرا ہو جائے تو یقیناً ہم کافی حد تک پانی کو فضول ضائع ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

نبی مکرم ﷺ غسل کے لئے ۴ مد (تقریباً ۴ لیٹر) کا استعمال کرتے تھے، اور وضو کے لئے ایک مد (تقریباً ایک لیٹر)[28]

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُوَضِّؤُهُ الْمُدُّ[29]

لیکن اگر ہم اپنا اندازا لگائیں تو ۵ سے ۷ لیٹر تک پانی صرف وضو میں ہی استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں ان تعلیمات سے یہی سبق ملتا ہے کہ پانی کو فضول ضائع نہ کیا جائے۔

آبی آلودگی

نبی مکرم ﷺ کی مبارک تعلیمات میں اس آبی آلودگی کا سدباب کرنے کا پورا سامان موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان ہدایات کو اپنی عملی زندگی میں لاجائے۔ حضور ﷺ نے اپنی امت کو فطرتی سرچشموں میں باہمی شرکت کو برانگیختہ کرتے ہوئے فرمایا:

"المسلِمونَ شُركاءُ في ثلاثٍ ، في الكَلَإِ ، والماءِ ، والنَّارِ"۔[30]

مسلمان تین چیزوں میں برابر کے شریک ہیں: (۱) پانی، (۲) گھاس، (۳) آگ۔"

اسی طرح پیاسے کو پانی سے محروم رکھنے کو قابل مؤاخذہ جرم قرار دیتے ہوئے فرمایا:

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من منع فضل مائه أو فضل كلئه منعه الله فضله يوم القيامة[31]

جو شخص اپنا باقی ماندہ پانی یا باقی ماندہ گھاس روکے رکھتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے محروم کر دیگے۔"

در حقیقت زمین کا درست استعمال، پانی کی حفاظت اور حیوانات کے ساتھ حضور ﷺ کا حسن برتاؤ تواضع اور عاجزی وانکساری کی بہت واضح دلیل ہے اور ماحولیات کی حفاظت کی بھی واضح دلیل ہے۔

پانی پر تمام جانداروں کی زندگی کا دارومدار ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے آلودہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور اس بارے میں سب سے زیادہ مؤثر اور منصفانہ تعلیمات دی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم ہے کہ آپ نے ٹھہرے اور جاری دونوں قسم کے پانی میں پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع فرمایا، کیونکہ پیشاب اور پاخانہ پانی کو آلودہ کرکے بہت سے امراض کا سبب بنتا ہے۔

نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

اتَّقوا الملاعنَ الثلاثَ : البَرازُ في المواردِ ، و قارِعَةِ الطَّريقِ ، و الظِّلِّ[32]

تین لعنت کا سبب بنے والی جگہوں سے بچو، پانی کے گھاٹ پر قضائے حاجت کرنے سے، راستے میں قضائے حاجت کرنے سے اور سایہ دار جگہوں پر قضائے حاجت کرنے سے۔

نبی کریم ﷺ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

لاَ يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ[33]

تم میں سے کوئی بھی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

بنی مکرم ﷺ نے کھڑے پانی میں نہانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

لاَ يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ ». فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلاً[34]

تم میں سے کوئی شخص بھی جو جنبی ہو، وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ تو پوچھا گیا اے ابو ہریرہؓ وہ کیا کرے انہوں نے کہا کہ باہر رہ کر پانی لیتے ہوئی غسل کرے۔

خاتمۃ البحث

زندگی کی مسکراہٹ پانی کے ساتھ معلق ہے، پانی اور زندگی اگر ان دونوں لفظوں کو ایک کردیا جائے یا اسی طرح کہہ دیا جائے کہ پانی ہی زندگی ہے تو کجا نہ ہوگا۔ کیونکہ پانی کہ بغیر محض زندگی کا تصور کرنا ہی ناممکن ہے۔ آج ہم جس عہد میں زندگی جی رہے ہیں اس میں پانی کی وجہ سے زندگیاں مرجھا بھی رہی ہیں اور مسکرا بھی رہی ہیں۔ لیکن زندگی کے مسکرانے اور مرجھانے کے پیچھے زندہ لوگوں کا ہاتھ ہے۔ زمین اور ماحول میں فساد کی وجہ خود انسان اور اس کی ماحول مخالف سرگرمیاں ہی ہیں۔

ملک پاکستان میں ایسے بہت سے علاقے ہیں کہ جن میں صاف پانی کی قلت بہت زیادہ ہے، اور بعض علاقوں میں پانی کی تو کثرت ہے لیکن اسکو آلودہ اس طرح کردیا گیا کہ وہ بھی قحط زدہ علاقوں کی شکل اختیار کرنے میں زیادہ بعید نہیں ہیں۔

اس وقت عالمی سطح پر پانی کو دو قسم کے چیلنجز درپیش ہیں۔

۱) پانی کو ضائع کرنا ۲) پانی کو آلودہ کرنا

۱) پانی کو کثرت سے ضائع کیا جارہا ہے اسکا حل صرف یہی ہے کہ اسکی حفاظت کی جائے۔

۲) آبی آلودگی؛ جیسے جیسے انسانیت ترقی کرتی جارہی ہے دنیا جدید ہوتی جارہی ہے ویسے ہی غیر محفوظ ہوتی جارہی ہے۔ جہاں مشنری کا استعمال عام ہو رہا ہے وہی انسان کی زندگی غیر محفوظ ہوتی جارہی ہے، مضر صحت بیماریاں جنم دے رہی ہیں۔

آبی آلودگی کے مسئلے پر قابو نہ پانے کی بنیادی وجہ ان اسباب اور وجوہات سے لاعلمی اور جہالت ہے جو آبی آلودگی کا سبب بنتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ پانی کے ساتھ انسانی زندگی کی مسکراہٹ کا تعلق تو ہے ہی لیکن یہی پانی انسانی زندگی کے مرجھانے کا سبب بن رہا ہے، لہٰذا ہم سب کو اسکی حفاظت میں اپنا اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

تجاویز و شفارشات

1. اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے، اس لئے اسلام کے اصول پر گامزن ہوتے ہوئے لوگوں میں یہ شعور اجاگر کرنا چاہئے کہ وہ پانی کے استعمال میں اسراف (فضول خرچی) سے کام نہ لیں، اسکا صحیح اور مناسب انداز میں استعمال کیا جائے۔
2. موجودہ دور میں سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کا معاشرے میں بہت اہم کردار ہے، اگر پاکستانی میڈیا اور خصوصاً عالمی میڈیا اس حوالہ سے مستقل اور باقاعدہ مہم چلائے تو اس سے مثبت نتائج حاصل ہوسکتے ہیں۔
3. تعلیمی نصاب میں ایسا مواد شامل کیا جائے کہ جس میں پانی کی افادیت، اس کو آلودہ اور فضول استعمال ہونے سے کس طرح سے بچایا جاسکتا ہے، طلبہ میں اسلامی نقطہ نظر پیش کیا جائے تاکہ طلبہ میں شوق پیدا ہوسکے۔
4. سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھانے والے اساتذہ اپنے طلبہ میں تقریری، تحریری یا کوئز اس طرح کہ مقابلے منعقد کروائیں تاکہ طلبہ میں اسکا شعور پیدا ہوسکے۔
5. کوڑا کرکٹ کو تلف کرنے کے لئے اسکو دریاؤں اور سمندر میں منتقل کرنے کہ بجائے کوئی ایسا نظام یا ایسے پلانٹس نصب کرے جس سے توانائی حاصل ہوسکے۔
6. صاف پانی کو محفوظ کرنے کے لئے زیادہ ڈیم بنائیں جائیں تاکہ ملک کا صاف پانی سیلاب کی صورت میں ضائع نہ ہوسکے۔

---

[1] UN World Water Department Report, Wastewater: The Untapped Resource, Published in 2017 by the United Nations Educational, Scientific and Cultural Organization,7, Place de Fontenot, Paris, France, Page 32

[2] https://www.bbc.com/urdu/vert-fut-59006488

[3] George L, Pickard, William J. Emery, Descriptive Physical Oceanography; An introduction, Elsevier, USA,2013- Science, Page no.5

[4] Water Resources (greenfacts.org)

[5] https://jang.com.pk/news/903572

[6] سورۃ ہود 07

[7] تفسیر ماجدی، مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ تفسیر تحت آیت سورۃ ہود آیت نمبر 07

[8] تفسیر تفہیم القرآن، سید ابو اعلی مودودی، جلد نمبر 2 سورۃ نمبر 11 سورۃ ہود آیت 07

[9] سورۃ الانبیاء 30

[10] سورۃ ابراہیم 32

[11] کائنات کی تخلیق، ہارون یحیی۔ ناشر، صفحہ نمبر 107 گلوبل سائنس ملٹی پبلی کیشنز

[12] سورۃ النور 42

[13] سورۃ الحج 05

[14] کائنات کی تخلیق، ہارون یحیی۔ ناشر، صفحہ نمبر 106 گلوبل سائنس ملٹی پبلی کیشنز

[15] سورۃ الفرقان 54

[16] علی بن احمد الواحدی، الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز (بیروت، دارالقلم، دمشق، 1415ھ) 2:782

[17] سورۃ السجدہ 08

[18] سورۃ المرسلات 20

[19] سورۃ الطارق 06

[20] سورۃ المؤمنون 18-19

[21] سورۃ الانعام 99

[22]سورۃ البقرۃ164

[23]سورۃ الحج05

[24]سورۃ الفرقان48-49

[25]سورۃ واقعہ68-69-70

[26]کائنات کی تخلیق،ہارون یحیی۔ناشر، صفحہ نمبر106 گلوبل سائنس ملٹی پبلی کیشنز

[27]سورۃ الاعراف (۳۱)

[28] ایک مد260درہم کا ہوتا ہے، ایک درہم3.0618گرام کا ہوتا ہے، تو3.0618 کو260سے ضرب دینے کی صورت میں796.068 گرام بنتے ہیں جو کہ ایک مد کا موجودہ وزن ہے۔ ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے اور ایک مد796.068 گرام کا ہوتا ہے، تو796.068 کو4سے ضرب دینے کی صورت میں3.184272 کلو گرام بنتے ہیں جو کہ ایک صاع کا موجودہ وزن ہے۔

[29] صحيح مسلم۔ حديث نمبر ۷۶۴۔ باب الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ المؤلف : أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري الناشر : دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة . بيروت

[30]سنن أبي داود۔ حديث نمبر ۳۴۲۷۔ باب في منع الماء ۔ المؤلف: أبو داود سليمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشير بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني (المتوفى: 275ھ) المحقق: شعَيب الأرنؤوط - محَمَّد كامِل قره بللي الناشر: دار الرسالة العالمية الطبعة: الأولى، 1430 هـ - 2009 م عدد الأجزاء: 7

[31] مسند الإمام أحمد بن حنبل حديث نمبر ۶۶۷۳۔ فی مسند عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده۔ جلد نمبر ۱۱۔ المؤلف : أحمد بن حنبل الناشر : مؤسسة الرسالة الطبعة : الثانية 1420ھ ، 1999م عدد الأجزاء : 50 (45+5 فهارس).

[32]سنن أبي داود حديث نمبر ۲۶۔ باب المواضع التي نهي عن البول فيها۔ المؤلف : سليمان بن الأشعث أبو داود السجستاني الأزدي الناشر : دار الفكر۔

[33]صحيح مسلم۔ حديث نمبر ۶۸۲۔ باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ. المؤلف : أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوريالناشر : دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة . بيروت

[34]صحيح مسلم۔ حديث نمبر ۶۸۴۔ باب النَّهْيِ عَنْ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ۔ المؤلف : أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري الناشر : دار الجيل بيروت + دار الأفاق الجديدة . بيروت